

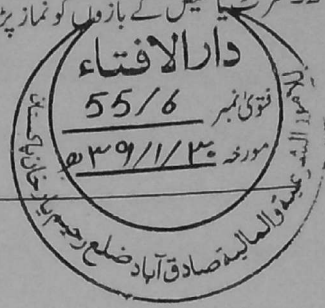
استفتاء

کیا فرماتے مفتیان کرام ان مسائل کے بارے میں:

- 1- پینٹ یا شلوار کو نماز پڑھتے وقت فولڈ کر دینا اور پھر بعد نماز نیچے کر دینا کیسا ہے؟
- 2- شرتیا قمیص کے بازو کو نماز پڑھتے وقت فولڈ کر دینا اور پھر بعد میں نیچے کر دینا کیسا ہے؟

مستفی: فیض اللہ

03006740373

**الجواب باسم ملہم الصواب**

1- مرد کا شلوار، تہہ بند یا پینٹ وغیرہ کو کھڑے ہونے کی حالت میں ٹخنے سے نیچے لٹکانا گناہ کبیرہ ہے، احادیث مبارکہ میں اس پر سخت ترین وعیدیں وارد ہوئی ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ ارشاد ہے:

"عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما أسفل من الكعبين من الإزار ففي النار"

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مرد کی زیر جامہ کا جتنا حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا (بدن کا) وہ حصہ جہنم کی آگ میں جلے گا"

اگرچہ شلوار اور پینٹ وغیرہ کو حالت نماز میں تہہ کر کے ٹخنے کھولنا اچھا عمل ہے لیکن صرف اتنا کافی نہیں ہے بلکہ عام حالات میں بھی مردوں کے لیے ٹخنے کھلے رکھنا ضروری ہے کیونکہ نماز اور نماز کے علاوہ بھی اس گناہ سے بچنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔

2- مردوں کا اس طرح نماز ادا کرنا کہ کہنیاں کھلی ہوئی ہوں مگر وہ ہے، البتہ کہنیاں ڈھاپتے ہوئے بازو کھلے ہوں تو اس میں

اختلاف ہے۔ لہذا احتیاط اسی میں ہے کہ بلا ضرورت آستین چڑھا کر نماز نہ پڑھی جائے اور اگر پہلے سے وضو وغیرہ کے لئے

آستین چڑھائی ہو اور اسی حالت میں نماز شروع کر دی ہو تو بہتر یہ ہے کہ عمل قلیل سے نماز میں آستین نیچے کر لے مثلاً کچھ

رکوع میں، کچھ قومہ میں اور کچھ سجدہ میں نیچے کر لے۔ (ماخوذ از فتاویٰ عثمانی: 1/424، امداد المسائلین: ۱۶۶/۲)

1- کما فی صحیح البخاری: (141/7) دار طوق النجاة

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما أسفل من الكعبين من الإزار ففي النار
وفی شرح السيوطي لسنن النسائي: (198/8)

ما أسفل من الكعبين من الإزار ففي النار قال الكرمانی: ما موصولة وبعض صلته محذوف وهو كان وأسفل خبره ويجوز أن يرفع أسفل أي ما هو أسفل وهو أفعل ويحتمل أن يكون فعلا ماضيا وقال الزرکشي: من الأولى لا ابتداء الغاية والثانية للبيان وقال الخطابي يريد أن الموضع الذي يناله الإزار من أسفل الكعبين من رجله في النار كنى بالثوب عن بدن لا بسه.

وفی شرح النووي علی مسلم: (62/14)

الحديث الصحيح أن الأسباب يكون في الأزار والقميص والعمامة وأنه لا يجوز أسبأه تحت الكعبيين إن كان للخيلاء فان كان لغيرها فهو مكروه وظواهر الأحاديث في تقييدها بالجر خيلاء تدل على أن التحريم مخصوص بالخيلاء.

كفا في الدر المختار مع رد المحتار: (640/1)

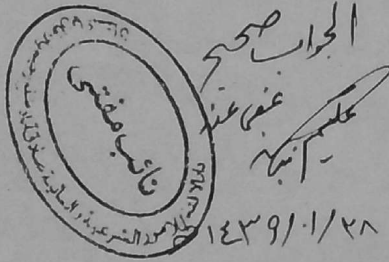
(و) كرهه (كفه) أي رفعه ولو لتراب كمشمركم أو ذيل. وإذا دخل في الصلاة كذلك وقلنا بالكرهه فهل الأفضل إرخاء كفيه فيها بعمل قليل أو تركها لم أره والأظهر الأول بدليل قوله الآتي ولو سقطت قلنسوته فإعادتها أفضل تأمل هذا وقيد الكراهة في الخلاصة والمنية بأن يكون رافعا كفيه إلى المرفقين وظاهره أنه لا يكرهه إلى ما دونها قال في البحر والظاهر الإطلاق لصدق كف الثوب على الكل اهـ

والله اعلم بالصواب

كتبة: بنده احمد حسن عفي عنه

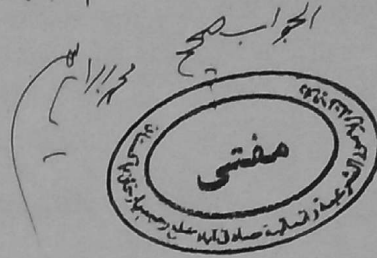
دار الافتاء للا امور الشرعية والمالية صادق آباد
28/ محرم الحرام 1439 هـ بمطابق 19/ اكتوبر 2017.

دستخط: مفتي احسن عزيز صاحب مد ظلهم



دستخط: حضرت مفتي محمد ابراهيم صاحب دامت برکاتهم

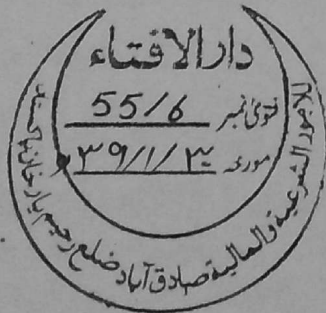
۳۹-۱-۲۸ م



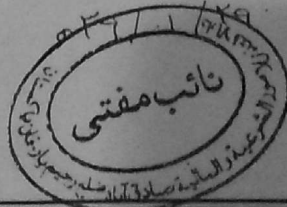
دستخط: مفتي طارق بشير صاحب مد ظلهم



دستخط: مفتي حماد الله نور صاحب مد ظلهم



الجواب صحیح
البر الواسع حماد الله



- Ph No. 068-5702211
- 0300-0815084, 0344-3387879
- 0334-4903028, 0300-6795752
- E-mail: shariaibiz@gmail.com



۱۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری سائل پر ہے۔

۲۔ خدمت بلا معاوضہ۔